بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۳۰۰	۳۱ فتح ۱۳۴۴ھش ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء	جلد ۵۴/۱۹

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۳۰ دسمبر۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظہر ہے کہ پیچش کی تکلیف کے باعث طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

ــ ربوہ ۳۰ دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو

بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی جھکا رہے

(۱) "مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے، اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اُس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنے ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب الٰہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کر دیں۔ بڑے تعصب کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(الحکم مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

(۲) "قرآن کریم ایک ایسی نعمت آپ کو دی گئی جس کے علوم عالیہ اور حقہ کے سامنے کسی اور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا اس کو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کے تمام فلسفے اور علوم اس کے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے۔"

(الحکم، ۱۰ اپریل ۱۹۰۰ء)

رمضان کے دوران ربوہ میں قرآن مجید کا خصوصی درس

ربوہ ۳۰ دسمبر۔ رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک میں قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ یکم رمضان سے جاری ہے۔ کل مورخہ ۵ رمضان کو محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری نے سورۂ فاتحہ سے سورۂ نساء تک درس مکمل کر لیا۔ اس دوران میں دو روز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بھی درس دیا۔ کیونکہ محترم مولانا صادق صاحب بعض کاموں کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے تھے۔ آج ۶ رمضان المبارک سے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل سورہ مائدہ سے درس شروع کر رہے ہیں۔ آپ سورۂ توبہ تک درس دیں گے اور آپ کا درس ۱۰ رمضان المبارک تک جاری رہے گا۔ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد سے شروع ہو کر نماز عصر تک جاری رہتا ہے۔ مسجد مبارک میں نماز ظہر پونے بجے ادا کی جاتی ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

مسجد مبارک میں نماز تراویح بالالتزام ادا کی جا رہی ہے۔ اور مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب قرآن مجید سنا رہے ہیں اسی طرح روزانہ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا قمرالدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ع

یا عین فیض اللہ والعرفان

کا درس دے رہے ہیں۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی یادگار تحریک

ایک دو روز کے بعد یعنی یکم جنوری کو وقف جدید کا نیا سال شروع ہونے والا ہے اس لئے ہمیں یقین ہے کہ سال رواں کے متعلق جو وعدے احباب نے کئے ہوئے ہیں وہ ۳۱ دسمبر تک وفا کر دیں گے اور یکم جنوری کو نئے سال میں پورے جوش و خروش کے ساتھ داخل ہو جائیں گے۔

تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سب سے آخری تحریک ہے۔ اس تحریک کی یہ بہت بڑی خصوصیت ہے کیونکہ ہمیں اس کو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار کے طور پر بھی خاص اہمیت دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس تحریک کی بنیادیں بھی سیدنا حضرت مغفور و مرحوم کی زندگی میں ہی محکم ہو گئی ہیں۔

اس تحریک کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے متعلق حضور مغفورؓ نے کامیابی کے لئے اسی طرح خاص طور پر عہد کیا جس طرح آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنازہ کے پاس ۱۹ سال کی عمر میں تحریک احمدیت کو کامیاب کرنے کے لئے کیا تھا۔ آپ کی عظیم الشان زندگی اس امر کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کے ساتھ آپ نے یہ عہد توقعات سے بھی بڑھ کر پورا کیا۔ چنانچہ اپنوں اور بیگانوں نے تسلیم کیا ہے کہ آپ اپنے عہد کی اپنے عظیم الشان کارناموں کی وجہ سے عہد آفرین شخصیت کے مالک تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

الغرض آپ نے اپنا پہلا عہد بھی بڑی شان سے پورا کیا اور دوسرا عہد بھی جو وقف جدید کے متعلق ہے پورا فرمایا اور ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے تحریک وقف جدید آپ کی زندگی ہی میں اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی ہے۔ اب اس تحریک کو پروان چڑھانا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں جماعت کا فرض ہے۔

یہ حسن اتفاق ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آخری تحریک یعنی تحریک وقف جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہد کی سب سے پہلی تحریک ہے جو ایک دو دن کے بعد اپنے نئے سال میں داخل ہو جائے گی۔ گویا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہے کہ خلافت ثالثہ کے دوران میں اس تحریک کو خاص اہمیت حاصل ہو جائے گی۔ اور یہ تحریک اپنی مقدرہ سرحدوں کو جا چھوئے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر فروغ دے گا جتنا کہ اس وقت تحریک جدید اور دوسری تحریکوں کو حاصل ہے۔

اس تحریک کے فروغ کے امکانات اور مقدرات اس لئے بھی بہت زیادہ ہیں کہ یہ سراسر ایک عملی تحریک ہے اور mass contact یعنی عوامی ربطہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ صدر انجمن کے مربی اور تحریک جدید کے مبشرین و مبلغین عالم و فاضل ہونے چاہئیں۔ ان کا واسطہ تمام طبقوں سے ہوتا ہے۔ جن میں اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی شامل ہے جو علم و فضل کی اونچی سطح پر براجمان ہوتا ہے۔ پھر ان کا کام ایک پہلو سے اجمالی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ان کے ذرائع تبلیغ و اشاعت موجودہ زمانہ کے ترقی یافتہ وسائل ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے مذہبی اور غیر مذہبی اداروں میں تقریر کرنا، اخبارات میں مضامین لکھنا، صحافیوں اور بڑے بڑے لیڈروں سے ملاقاتیں کرنا علم و فضل کے ایک خاص پیمانہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو تعلیم و تربیت اعلیٰ پیمانہ پر ہونی لازمی ہے اس کے برخلاف وقف جدید کے معلموں کا تعلیمی معیار بہت ابتدائی رکھا گیا ہے۔ اس لئے ان کی تمام جد و جہد خلوص دلی اور عملی نمونہ کے گرد ہونی چاہیئے کیونکہ اس تحریک کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ عوام میں اسلامی زندگی کو ابھارا جائے۔ اگر ایک معلم اپنے حلقہ اثر میں جماعت اور جماعت سے باہر مسلمانوں میں دین کا جوش پیدا کر دیتا ہے۔ اور غیر مسلموں کے دل میں اسلام کا وقار قائم کر دیتا ہے یا جماعت کے متعلق عام غلط فہمیوں کو دور یا کم ہی کر دیتا ہے تو اس کو ایک کامیاب معلم سمجھا جا سکتا ہے۔ اور ایسے کام کا بہترین طریقہ عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ اعلیٰ تعلیموں کی چنداں ضرورت نہیں۔ البتہ اسلام کے اصولوں اور جماعتی لٹریچر سے واقفیت ضروری ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اور خلفاء مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف پر عبور ہونا چاہیئے۔ ہر ایک معلم اپنے حلقہ اثر میں ایک رحمت کا نشان ثابت ہونا چاہیئے۔ اپنے اور غیر اس کو برکات کا موجب تصور کریں خدمت خلق کا جذبہ بہت ہونا چاہیئے۔ غیر تعلیم یافتہ انسانوں کی مشکلات سے نہ صرف ہمدردی ہونی چاہیئے۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے ان کی عملی اعانت کرنی چاہیئے وغیرہ وغیرہ

یہ چند باتیں صرف وقف جدید کی تحریک کا تصور دلانے کے لئے عرض کی گئی ہیں ورنہ حقیقی پروگرام تو متعلقہ محکمہ ہی جانتا اور سمجھتا ہے۔ جہاں تک جماعت کا تعلق ہے۔ جماعت کا ہر رکن اس تحریک کے متعلق اپنے فرائض کو سمجھتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مالی استحکام اور زیادہ سے زیادہ معلمین فراہم کرنا اس تحریک کے یہ دو حصے ہیں۔ ان دونوں حصوں کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا جماعت کے ہر فرد کا کام ہے۔

شعبہ تربیت کی سکیم

اس سال شعبہ تربیت کی سکیم میں یہ بات خصوصی طور پر رکھی گئی ہے کہ مجالس میں حسب ضرورت زیادہ سے زیادہ تعداد میں مساجد و مراکز نماز قائم کئے جائیں۔ لہذا اس سلسلہ میں تمام قائدین و عہدہ داران مجالس مقامی کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ دس جنوری ۱۹۶۶ء سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل کوائف سے مرکز کو مطلع کریں تا کیہ ہے۔

(۱) تعداد کل خدام (۲) تعداد مساجد و دیگر مراکز نماز (۳) تعداد خدام جو مساجد یا مراکز نماز سے دور رہتے ہیں۔ (۴) تمام علاقہ جات جہاں مراکز نماز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کرتے ہیں ہم کلام عمل کی زباں سے

سیکھا یہی ہے ہم نے مسیح الزماں سے
کرتے ہیں ہم کلام عمل کی زبان سے

تاریخ لکھ رہے ہیں صحابہ کرامؓ کی
ہم باب "آخریں" ہیں اسی داستان سے

اے خضر کیا کریں ترے آب حیات کو
ہم پی رہے ہیں آب جوئے آسماں سے

باطل کی طاقتوں سے نبرد آزما ہیں ہم
چلتا ہے اپنا تیر دعا کی کمان سے

تیری گلی کا مست ہے کیا خوش نصیب ہے
تو بے نیاز ہے سے دونوں جہان سے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زندگی

کے

آخری لمحات

(از محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ)

ہمارے نہایت ہی پیارے امام، میرے محبوب روحانی اور جسمانی باپ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کے آخری چند لمحات کی یاد ایک نہ مٹنے والا نقش ہے۔

شام سے طبیعت زیادہ خراب تھی اور مسلسل سانس کو درست رکھنے کے لئے آکسیجن دی جارہی تھی۔ چھاتی میں رسوب زیادہ بھر رہا تھا جسے بار بار نکالنے کی ضرورت پیش آتی تھی اور مکرم محترم ڈاکٹر قاضی مسعود احمد صاحب اور برادرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بار بار معائنہ فرماتے اور رسوب کا اخراج خود اپنے ہاتھوں سے کرتے رہے۔ بچّوں میں سے دو تو ڈیوٹی پر تھے اور باقی تمام ویسے ہی جمع تھے۔ خاندان کے بڑے چھوٹے سبھی کے دل اندیشوں کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے تاہم زبان پر کوئی کلمہ بے صبری کا نہ تھا اور امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹا تھا۔ اندیشے دھوئیں کی طرح آتے اور جاتے تھے۔ توکل علی اللہ اور نیک امید غیر متزلزل چٹان کی طرح قائم تھے۔ وہ جو صاحب تجربہ نہیں شاید اس بظاہر متضاد کیفیت کو نہ سمجھ سکیں لیکن وہ صاحب تجربہ جو اپنے رب کی قضاء کے اشاروں کو سمجھنے کے باوجود اس کی رحمت سے کبھی مایوس ہونا نہیں جانتے میرے اس بیان کو بخوبی سمجھ جائیں گے۔ پس افکار کے دھوئیں میں گھری ہوئی ایک امید کی شمع ہر دل میں روشن تھی اور آخر تک روشن رہی تاہم کبھی کبھی یہ فکر کا دھواں دم گھونٹنے لگتا تھا۔ دعائیں سب ہونٹوں پر جاری تھیں اور ہر دل اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھا۔

حضورؓ پر کبھی غنودگی طاری ہوتی تو کبھی پوری ہوش کے ساتھ آنکھیں کھول لیتے اور اپنی عیادت کرنے والوں پر نظر فرماتے ایک مرتبہ بڑی خفیف آواز میں برادرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو بھی طلب فرمایا۔ لیکن جیسا کہ مقدر تھا رفتہ رفتہ یہ غنودگی کی کیفیت ہوش کے وقفوں پر غالب آنے لگی اور جوں جوں رات بھیگتی گئی غنودگی بڑھتی رہی۔ اس وقت بھی گو ہماری تشویش بہت بڑھ گئی تھی لیکن یہ تو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ حضورؓ کی یہ آخری رات ہے جو آپ ہمارے درمیان گزار رہے ہیں۔ تقریباً گیارہ بجے شب میں ذرا ستانے اور ایک لاہور سے تشریف لائے ہوئے مہمان کو گھر چھوڑنے گیا۔ اور عزیزم انس احمد کو تاکید کر گیا کہ اگر ذرا بھی طبیعت میں کمزوری دیکھو تو اسی وقت بذریعہ فون مجھے مطلع کر دو۔

نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹے ابھی چند منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ فون کی دل ہلا دینے والی گھنٹی بجنے لگی۔ مجھے فوری طور پر پہنچنے کی تاکید کی جارہی تھی۔ اُسی وقت جلدی سے وضو کر کے ایک ناقابل بیان کیفیت میں وہاں پہنچا۔ قصر خلافت میں داخل ہوتے ہی مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر ذکی الحسن صاحب کے پژمردہ چہروں پر نظر پڑی جو باہر برآمدے میں کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ حضورؓ کے کمرہ میں پہنچا تو اور ہی منظر پایا۔ کہاں احتیاط کا وہ عالم کہ ایک وقت میں دو افراد سے زائد اس کمرہ میں جمع نہ ہوں اور کہاں یہ حالت کہ افرادِ خاندان سے کمرہ بھرا ہوا تھا حضرت سیّدہ امّ متین اور حضرت سیّدہ مہر آپا بائیں جانب سرہانے کی طرف اُداسی کے مجسّمے بنی ہوئی پٹی کے ساتھ لگی بیٹھی تھیں۔ برادرم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب دائیں طرف سرہانے کے قریب کھڑے تھے اور حضرت بڑی پھوپھی جان اور حضرت چھوٹی پھوپھی جان بھی چارپائی کے پہلو میں ہی کھڑی تھیں۔ میرے باقی بھائی اور بہنیں بھی جو بھی ربوہ میں موجود تھے سب وہیں تھے اور باقی اعزاء و اقرباء بھی سب اردگرد اکٹھے تھے سب کے ہونٹوں پر دُعائیں تھیں اور سب کی نظریں اس مقدس چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ سانس کی رفتار تیز تھی اور پوری بے ہوشی طاری تھی۔ چہرے پر کسی قسم کی تکلیف یا جدّوجہد کے آثار نہ تھے۔ مَیں نے کسی بیمار کا چہرہ اتنا پیارا اور ایسا معصوم نظر آتا ہوا نہیں دیکھا۔ مَیں نہیں جانتا کہ اس حالت میں ہم کتنی دیر کھڑے رہے اور سانس کی کیفیت میں وہ کیا تبدیلی تھی جس نے ہمیں غیر معمولی طور پر چونکا دیا۔

اُس وقت مجھے پہلی مرتبہ یہ غالب احساس ہوا کہ گو خدا تعالیٰ قادرِ مطلق اور حیّ و قیّوم ہے اور ہر آن اپنی تقدیر کو بدل سکتا ہے لیکن وہ تقدیر جس سے ہمارے نادان دل گھبراتے تھے وہ تقدیر آ پہنچی ہے۔ پس اُسی وقت مَیں نے قرآن کریم طلب کیا اور اس مقدس وجود کی روحانی تسکین کی خاطر جس کی ساری زندگی قرآن کریم کے عشق اور خدمت میں صرف ہوئی سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی۔ یہ ایک مشکل گھڑی تھی اور سر سے پاؤں تک میرے جسم کا ذرّہ ذرّہ کانپ رہا تھا۔ اُس وقت مجھے صبر کی طنابیں ڈھیلی ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اُس وقت مَیں نے اپنے چاروں طرف سے گھٹی گھٹی سسکیوں کی آوازیں بلند ہوتی ہوئی سُنیں لیکن خدا گواہ ہے کہ ہر سسکی دُعاؤں میں لپٹی ہوئی اور ہر دُعا آنسوؤں میں بھیگی ہوئی تھی۔

سورۃ یٰسین کی تلاوت کے دوران ہی میں سانس کی حالت اور زیادہ تشویشناک ہو چکی تھی۔ اور تلاوت کے اختتام تک زندگی کی کشمکش کے آخری چند لمحے آ پہنچے تھے۔ مَیں نے قرآن کریم ہاتھ سے رکھ دیا اور دوسرے عزیزوں کی طرح قرآنی اور دیگر مسنون دعاؤں میں مصروف ہو گیا۔ حضورؓ نے ایک گہری اور لمبی سانس لی جیسے معصوم بچّے روتے روتے تھک کر لیا کرتے ہیں اور ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے یہ آپ کی آخری سانس ہے۔ اُسی وقت مَیں نے ایک ہومیوپیتھک دوا کے چند قطرے پانی میں ملا کر اپنی تشہد کی اُنگلی سے قطرہ قطرہ حضورؓ کے ہونٹوں میں ٹپکانے شروع کئے اور ساتھ ہی بے اختیار ہونٹوں پر یہ دُعا جاری ہو گئی کہ یا حیّ یا قیّوم برحمتک نستغیث۔ اس وقت سانس بند تھے اور جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا اور بظاہر زندگی کا رشتہ ٹوٹ چکا تھا لیکن اچانک ہم نے حیّ و قیّوم خدا کا ایک عظیم معجزہ دیکھا۔ مجھے حضرت پھوپھی جان کی بے قرار آواز سُنائی دی کہ دیکھو ابھی پاؤں میں حرکت ہوئی تھی، اور اِن الفاظ کے ساتھ ہی ہونٹوں میں بھی خفیف سی حرکت ہوئی اور سانس لینے کا سا اشتباہ ہوا۔ معاً شدید کرب اور بے چینی سکینت میں بدل گئے اور ہر طرف سے 'یا حیّ یا قیّوم' کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اور جُوں جُوں ہم دُعا کرتے رہے حضورؓ کے سانس زیادہ گہرے ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ وہ ڈاکٹر بھی جو جسم کو بظاہر مُردہ چھوڑ کر چلے گئے تھے واپس بُلائے گئے اور بڑی حیرت سے اس معجزانہ تبدیلی کا مشاہدہ کرنے لگے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضورؓ کی زندگی کا بظاہر جسم کو چھوڑ دینے کے بعد معجزانہ طور پر پھر واپس لوٹ آنا محض ہمارے دلوں کو سکینت عطا کرنے کی خاطر تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے گویا ایک فضل و احسان کا پھایہ تھا جو ہمارے قلوب پر رکھا گیا۔

چنانچہ اس کے تقریباً بیس منٹ کے بعد حضورؓ کو اپنے آسمانی آقا کا آخری بلاوا آ گیا۔ اس وقت کا منظر اور کیفیت ناقابلِ بیان ہیں۔ ہم نے آسمان سے صبر اور سکینت کو اپنے قلوب پر نازل ہوتے ہوئے دیکھا اور یوں محسوس ہوا جیسے ضبط و تحمّل کی باگ ڈور رحمت کے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ آنکھوں سے آنسو ضرور جاری تھے اور دلوں سے دعائیں بھی بدستور اُٹھ رہی تھیں مگر سب دل کامل طور پر راضی برضا اور سب سر اپنے معبود، خالق و مالک کے حضور جُھکے ہوئے تھے۔ ہم ٹکٹکی لگا کر اسی طرح خدا جانے کب تک اُس پیارے چہرے کی طرف دیکھتے رہے جسے موت نے اور بھی زیادہ معصوم اور حسین بنا دیا تھا۔ اُس تقدس کے ماحول میں جس کی فضا ذکرِ الٰہی سے معمور تھی اور جس کی یاد کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی۔ حضورؓ کی نعشِ مبارک نور میں نہائی ہوئی ایک معصوم فرشتے کی طرح پڑی تھی۔ دل بے اختیار ہم سب کے دل و جان سے زیادہ پیارے آقا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد یہ کہتا تھا یا ایّتھا النفس المطمئنّۃ ارجعی الیٰ ربّک راضیۃً مّرضیّۃً۔

(بشکریہ الفرقان فضل عمرؓ نمبر)

درخواستِ دُعا

میرے ایک دوست آجکل بعض مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن)

جماعتِ احمدیہ کے چوہترویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

بزرگانِ جماعت اور علمائے کرام کی نہایت ایمان افروز تقاریر

۲۰ر دسمبر ——— پہلا اجلاس

ربوہ ۲۰ر دسمبر۔ آج جماعتِ احمدیہ کے چوہترویں جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ آج کا پہلا اجلاس سوا نو بجے صبح زیرِ صدارت محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان شروع ہوا۔

قاری محمد عاشق صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت سے کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد لئیق احمد صاحب طاہر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

جناب قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر

پروگرام کے مطابق پہلی تقریر محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے سابق صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کی تھی۔ چنانچہ جناب قاضی صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی جس کا موضوع تھا کہ

"اسلام اور دُنیا کے دیگر مذاہب"

مضمون کے آغاز میں محترم قاضی صاحب نے بتایا کہ میرے مدنظر اسلامی تعلیمات اور اسلامی امتیازات کو بیان کرنا ہے اس کی ضرورت بالخصوص اس طبقہ کے لئے بہ شدت محسوس ہوتی ہے جو مذہب کا قدردان تو ہے لیکن مذہب سے پوری طرح مطمئن اور تسلی یافتہ نہیں ہے وہ مختلف قدروں (Values) کو مذہب کا بدل تجویز کرتا ہے۔ گویا ذاتِ باری اور انبیاء علیہم السلام کو نظرانداز کر کے وہ ایک نیا مذہب تشکیل کرنا چاہتا ہے لیکن وہ اس امر کو فراموش کر دیتا ہے کہ ان اقدار کا تعلق بھی بالآخر وجودِ باری اور صفاتِ باری تعالےٰ سے ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان اقدار کی اعلےٰ مثالیں سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور کہیں نہیں ملتیں حقیقت یہ ہے کہ دنیا کو نئے مذہب کی ضرورت نہیں ہے ہاں نئی سنجیدگی کی اور نئے ارادوں اور نئے عزم کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے فکر ہماری تحقیق اور ہماری تحریر و تقریر محض دوسروں کو نیچا دکھانے کے لئے نہیں بلکہ دنیا کو حق کے قریب اور قریب تر کرنے کے لئے وقف ہو۔

محترم قاضی صاحب نے اپنے موضوع کی ضرورت اور اہمیت واضح کرنے کے بعد اسلام کے بعض اہم امتیازات کو مختصر مگر جامع انداز میں بیان فرمایا اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے اسلام کی قومی عبادت یعنی حج کا ذکر کیا اور بتایا کہ حج کا منشاء یہ ہے کہ بنی نوع انسان اپنے اس روحانی مرکز کو پہچانیں جو ان کے رب نے ان کے لئے شروع دنیا سے قائم کر چھوڑا ہے۔ یہ عبادت انسانی اتحاد اور انسانی وحدت کا نشان ہے۔ ویسے تو دنیا میں اور بھی بہت سے مقدس مقامات موجود ہیں لیکن خانہ کعبہ کو ان سب پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ دیگر تمام مقاماتِ مقدسہ مقامی حیثیت رکھتے ہیں ان کا حلقہ اثر بھی محدود ہے لیکن سارے بنی نوع انسان کو ایک نقطہ پر جمع کر دینے والا اپنی مخصوص و منفرد شان رکھنے والا اگر کوئی مرکز ہے تو وہ صرف خانہ کعبہ ہی ہے اور خانہ کعبہ میں اسلام نے حج کی عظیم الشان انسٹی ٹیوشن قائم کی۔ کسی دوسرے مذہب یا کسی دوسرے فلسفہ یا سسٹم کو ایسا کرنے کی توفیق نہیں ملی۔

محترم قاضی صاحب نے اسلام کے دوسرے امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آجکل سب طرف سے اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ بنی نوع انسان کو کم از کم اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ضرور ایک ہو جانا چاہیئے۔ دنیا تو ابھی وحدتِ انسانی کے متعلق سوچ ہی رہی ہے لیکن اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی ہمیں ایک ایسی تعلیم دی جس میں بنی نوع انسان کو ایک تصور کیا گیا اور ان سب کے لئے ایک نظامِ عقائد اور ایک نظامِ اعمال پیش کیا گیا۔ دنیا کی اصطلاحیں ابھی تک جغرافیائی حدود میں جکڑی ہوئی ہیں لیکن اسلام کے خدا نے آج سے صدیوں قبل یہ اعلان کیا کہ اسلامی تعلیم کے مخاطب کوئی خاص طبقے نہیں بلکہ کافۃ الناس ہیں۔ اور اس تعلیم کا عملی نمونہ ہمیں بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی میں نظر آتا ہے جنہوں نے بنی نوع انسان کے ہر طبقہ اور ہر حصہ کے لئے بہترین اسوۂ حسنہ پیش کیا۔

اسلام کا تیسرا امتیاز یہ ہے کہ اسلام نے مذہبی اور نظریاتی اختلاف کے باوجود ایک ایسا نظریہ پیش کیا جس کے تحت اپنی منفرد حیثیت قائم رکھنے کے باوجود دوسروں کے متعلق رواداری۔ صداقت پسندی اور احترام کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ سب اقوام میں انبیاء اور مامورین آئے اور پھر سب کے بعد سب کو جمع کرنے کے لئے ایک رسول آیا جس نے سب کی عزت قائم کی اور سب کی صداقت پر مہر کر دی۔

اسلام کا ایک اور امتیاز پیش کرتے ہوئے محترم قاضی صاحب نے فرمایا کہ اسلام کامیاب اور زندہ مذہب ہے اس کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہر زمانہ میں مجددین اور اہلِ کرامت پیدا ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی ایک عظیم صاحب کرامت پیدا ہوا جس نے دکھا دیا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور اسلام کا درخت آج بھی ہرا ہے اور تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔ اس عظیم صاحبِ کرامت نے یعنی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ دنیا کا امن اور بنی نوع انسان کا شرف آئندہ بھی اسلام سے ہی وابستہ رہے گا کیونکہ اسلام پر پھر ترقی اور عروج کا زمانہ آنے والا ہے۔ انشاء اللہ۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ کی تقریر

مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی عارفانہ تقریر شروع فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں"

آپ نے قرآن کریم کی آیات اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار کے ساتھ اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ زندہ مذہب کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو اپنی پاک زندگی۔ اعلےٰ اخلاق اور آسمانی تائیدات کے ذریعہ یہ ثابت کر دیں کہ وہ نبی جس کی وہ پیروی کرتے ہیں زندہ ہے۔ زندہ باغ وہی ہوتا ہے جو تازہ پھل دے اور نو بنو بہار دکھلائے اور یہ زندگی اور تازگی اور بہار میرے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باغ کے سوا کسی اور باغ کو حاصل نہیں۔ خدا کے فضل کا سایہ جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین پر ہے اور وہ انوار و برکات جو انہیں حاصل ہوتے ہیں اور جن سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی صفات پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے ان سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ تمام انبیاء میں سے صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔

آپ نے قرآن کریم کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ حیات یعنی زندگی اللہ تعالیٰ کی صفت ذاتی ہے جو حیّ و قیوم اور ازلی و ابدی ہے پس زندگی چونکہ حقیقی معنوں میں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے اسلئے حقیقی معنوں میں زندہ بھی وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق ہو اور جو خدا کے بندوں کے لئے سب سے زیادہ فیض رساں اور مفید اور بابرکت وجود ہو اور یہ مقدس وجود صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال الصّیام جنّۃٌ فلا یرفث ولا یجھل و ان امرؤٌ قاتلہٗ او شاتمہٗ فلیقل انی صائمٌ مرّتین والّذی نفسی بیدہٖ لخلوف فم الصّائم اطیب عند اللہ من ریح المسک یترک طعامہٗ و شرابہٗ و شھوتہٗ من اجلی الصّیام لی وانا اجزی بہٖ والحسنۃ بعشر امثالھا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ (عذابِ الٰہی کے لئے) سپر ہے۔ لہٰذا روزہ دار کو چاہیئے کہ فحش بات نہ کہے۔ جہالت نہ کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو وہ دو مرتبہ کہہ دے "میں روزہ دار ہوں"۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے مُنہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عُمدہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ ہر نیکی کا ثواب دس گُنا ملتا ہے لیکن روزے کا اس سے زیادہ ملیگا"۔

جنہیں اللہ تعالیٰ نے مقام محمود اور مقام شفاعت پر فائز کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے مسئلہ شفاعت کی لطیف تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ زندگی اور زندگی کا کمال اور اس سے صادر ہونے والی ساری صفات اسی وجود میں کامل طور پائی جاسکتی ہیں جو خالق و مخلوق کے درمیان شفیع ہو یعنی وہ فیضان الوہیت کو تمام مخلوقات تک پہنچانے کا وسیلہ ہو۔ ایک طرف اسے خدا تعالیٰ سے ایسا کامل تعلق ہو کر وہ اسکی ذات میں گم ہو کر اس کی ساری صفات کا مظہر ہو جائے اور دوسری طرف اس کی مخلوق کے ساتھ اس کا ایسا تعلق ہو کہ وہ ان میں سے ہر ایک کو زندگی بخشنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔ یہی وہ مقام شفاعت ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور جس کی وجہ سے صرف آپ ہی زندہ نبی کہلانے کے مستحق ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی کہتے ہیں تو اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ پہلے انبیاء اور اولیاء نعوذ باللہ مردہ ہیں۔ ہمارا یہ کہنے کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ اول تو حیات اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہے اسلئے دوسروں کی نسبت آپ میں صفت حیات سب سے زیادہ پائی جاتی ہے دوسرے اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا فیض ختم ہو گیا۔ ان کی برکتیں منقطع ہو گئیں مگر حضورؐ کا فیض جاری وساری ہے۔ دیگر انبیاء اور کتابیں بھی ایک حد تک زندہ ہیں۔ لیکن وہ قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ اور وسیلہ سے ہی زندہ ہیں ان کا بلاواسطہ فیضان ختم ہو گیا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ربوبیت کبھی منقطع نہیں ہوا۔ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں آپ فیضان الٰہی کو حاصل کرتے اور اسے خدا کے بندوں تک پہنچاتے رہے۔ دوسرے آپ کا وجود بدرجہ اتم انسان ہے اور انسانیت کی بقا اور قیام آپ کی شفاعت سے ہی وابستہ ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے متعدد اقتباس پیش کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ — قرآن کریم کی زندگی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی لازم و ملزوم ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن کو ذکر قرار دیا وہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بھی ذکر رکھا۔ پس اگر قرآن کریم وہ پانی ہے جس سے تمام موجودات کی زندگی وابستہ ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہ مجمع البحار ہیں جن کے وجود میں یہ پانی اکٹھا ہوا۔ اگر قرآن کریم نور ہے تو حضور علیہ السلام بھی نور ہیں جن پر یہ نور نازل ہوا اور اس طرح آپ مجمع الانوار بن گئے۔

آپ نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بھی آپ کے زندہ ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت

"ماکان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول
اللہ وخاتم النبیین"

میں بتایا ہے کہ اگرچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی اولاد کوئی نہیں حالانکہ اولاد بھی انسان کی بقا کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ کی اعلیٰ روحانی زندگی کا انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ جسمانی طور پر لمبی زندگی پانا کوئی فخر کی بات نہیں قابل تعریف زندگی روحانی اور فیض رساں زندگی ہے اور روحانی اولاد آپ کی بہت ہو گی۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی نبیوں کی مہر ہیں اور آپ کی تربیت اور فیض سے آپ کے ہونہار روحانی فرزند ہمیشہ روحانی کمالات حاصل کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی عظمت و جلال کے ثبوت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا جنہوں نے حضور کی پیروی میں اور حضور کی محبت میں فنا ہو کر کمالات نبوت حاصل کئے۔ اور جب آپ نے اپنے خدا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکروں کے خلاف نشان مانگا تو اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو آپ کو مصلح موعود کے وجود میں رحمت کا عظیم الشان نشان دیا اور دوسری طرف لیکھرام کو تیغ برّان محمدؐ کے ذریعے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اور آتھم اور ڈوئی کو ہاویہ جہنم میں گرا کر دکھا دیا کہ اس کی نظر میں زندہ نبی اور عزت و جلال کے تخت پر بیٹھنے والا نبی صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

اپنی تقریر کے آخری حصہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور فیض رسانی کا ثبوت وہ جماعت بھی ہے جو مسیح پاک علیہ السلام نے خدا کے حکم سے قائم کی اور جو حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھوں پروان چڑھی یہ جماعت باوجود قلت تعداد اور بے بضاعتی اور بے سروسامانی کے تمام دنیا کا مقابلہ کر رہی ہے اسکے بچے اور بڑے اور جوان اور بوڑھے اور مرد اور عورتیں اپنے اندر وہ جرأت پائیداری اور زندگی کی وہ حرارت رکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر دار پر بھی چڑھنے کو تیار ہے۔ پس یقیناً جانو کہ

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ .... کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔"

(کشتی نوح مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اپنی نہایت اثر انگیز تقریر کو جو کہ شروع سے آخر تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے گہری محبت و عقیدت کے جذبات کی مظہر تھی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پر ختم کیا اور فرمایا:-

"وہ پاک وجود جس پر خدا خود عرش سے درود بھیجتا ہے اور فرشتے جس کی مدح کے گیت گاتے ہیں ہماری طرف سے بھی درود و سلام کا تحفہ قبول کر۔ اے یار ازل کے محبوب ہمارا درود تجھ پر لفظی نہیں بلکہ ہم اپنا دل بھی اسکے ساتھ نذر کرتے ہیں اور ہمارا سلام صرف زبانی نہیں بلکہ ہم اپنی جان اسکے ساتھ تیرے حضور پیش کرتے ہیں۔"

آپ کی تقریر غیر معمولی انہماک اور گہری توجہ سے سنی گئی جلسہ گاہ حاضرین سے پُر رہی اور احباب وقتاً فوقتاً نعرۂ تکبیر اور اسلام زندہ باد۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔

(باقی)

ذکرِ وصالِ حبیب

چھائی ہے کس لئے یہ اداسی بہار میں
کیوں نوحہ زن ہیں بلبلیں ہر شاخسار میں
یارب شبِ فراق میں اشکوں کی یہ جھڑی
غم کی گھٹائیں چھائی ہیں دل کے جوار میں
کس کی تجھے تلاش ہے کیسی ہے جستجو
کیا ڈھونڈتا ہے غمزدہ اب اس دیار میں
مانا کہ صبر چاہیئے لیکن مرے رفیق
وہ کیا کرے نہ جس کا ہو دل اختیار میں
راشدؔ نہ چھیڑ ذکرِ وصالِ حبیب آج
طوفانِ رنج و غم ہے دلِ بیقرار میں

(راشد چوہدری ادیب)

حج کیلئے درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ

عازمین حج کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امسال حکومت کی طرف سے حج کے لئے درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۴ر جنوری ۱۹۶۶ء مقرر کی گئی ہے۔ درخواست صحیح طریق سے قبل از وقت پیش کرنے کا انتظام کر لیا جائے۔ اس سلسلہ میں ضروری ہدایات اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب اور ان کے ماتحت دفاتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ نیز نیشنل بینک، حبیب بینک، یونائیٹڈ بینک وغیرہ کی شاخیں بھی عازمین حج کی ہر ممکن رہنمائی کر دیتی ہیں عازمین کو چاہیئے کہ کم از کم ۴۲۰۰/- روپے فی کس کے حساب سے اخراجات کا انتظام کر لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عہدیداران اطفال الاحمدیہ کیلئے

تمام ناظمین، مربیان اطفال سے گزارش ہے کہ اطفال الاحمدیہ کی صحت کے معیار کو بلند کرنے پر خصوصی توجہ دیں اس ضمن میں سب سے بہتر درجہ صفائی ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی ہے کہ النظافۃ من الایمان لہذا تمام اطفال الاحمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے بدن۔ لباس۔ گھر اور ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھیں نیز حجامت۔ ناخن وغیرہ کی صفائی کا بھی ہفتہ وار معائنہ کیا جائے اور اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

برائے اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء کو بروز جمعہ منعقد ہوں گے ان کی تیاری کے لئے ابھی سے تعلیمی کلاسیں جاری کر دی جائیں ان کلاسوں میں اطفال کی کتب "کامیابی کی راہیں" پڑھائی جائیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے اطفال اپنے بیج "بیج اطفال الاحمدیہ" لگا کر آئیں اسی طرح جمعہ اور دیگر مقامی جلسوں میں اطفال یہ بیج لگایا کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعزیتی قرارداد

ہم ممبران جماعت احمدیہ حلقہ سول لائنز لاہور اور اراکین مجلس انصار اللہ حلقہ سول لائنز لاہور مکرم محترم منشی سربلند خاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ (جو کہ نہایت پاکباز متقی پرہیزگار اور صحابی حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے فجر اور شام کی نمازیں خود دعا مل بلڈنگ میں ادا کرتے تھے اور ایک لمبا عرصہ تک بطور امام الصلوٰۃ بھی رہے اور قرآن شریف اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس کا سلسلہ بھی جاری رکھا) کی وفات پر نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آنمرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حلقہ سول لائنز کی جماعت میں جو مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے پُر فرمائے۔ آمین

(صدر حلقہ سول لائن لاہور)

اظہار تشکر

میں اپنی والدہ صاحبہ محترمہ اور بہن اور دیگر تمام عزیزوں کی طرف سے تمام احباب جماعت اور خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے قبلہ والد ماجد محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب کی وفات پر اظہار تعزیت فرمایا ہے اور ہمارے زخمی دل پر اپنی محبت کا پھاہا رکھ کر ہماری قلبی تسکین کا باعث ہوئے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

(خاکسار حافظ مبین الحق شمس ۱۲/۱ سٹیمپیڈ پامر لائنز۔ راولپنڈی)

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے وصال پر

بیرونی ممالک کے مخلصین جماعت کے چند خطوط

بیرونی جماعتوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط اور تاروں کے علاوہ متعدد احباب جماعت نے ذاتی طور پر بھی تعزیت کی ہے اور یہ درحقیقت ان کی اس والہانہ محبت کا نتیجہ ہے جو انہیں اپنے پیارے امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے تھی لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب جو احمدیہ ڈسپنسری لیگوس (نائیجیریا) کے انچارج ہیں اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر سے ساری جماعت کو صدمہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ آپ کے ہی نہیں ساری جماعت کے بزرگ باپ تھے جماعت نے دعاؤں میں بہت زاری کی۔ صدقات دیئے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا پوری ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جماعت کو صدمہ برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائے اور حضور مرحوم کے جانشین کو قوت اور برکت عطا فرمائے کہ وہ جماعت کے اس بھاری بوجھ کو اٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کا سایہ ہمیشہ ان کے سر پر رکھے اور جماعت آپ کی رہنمائی اور نگرانی میں ترقی پر ترقی کرتی چلی جائے۔"

نائیجیریا کی احمدیہ جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر ایس او بکری صاحب نے اپنے ذاتی خط میں لکھا ہے:۔

"جب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر سنی تو یوں محسوس ہوا کہ گویا میرا تو گھر ٹوٹ گیا ہے۔"

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب انچارج احمدیہ ڈسپنسری کانو (نائیجیریا) اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"میں ابھی بعض ادویات بھجوانے کی تیاری میں ہی تھا کہ ریڈیو پاکستان سے اس عظیم انسان وجود کے ہم سے رخصت ہو جانے کی اطلاع ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خبر کیا تھی ایک بجلی کی طرح جسم میں سے گزر گئی۔ جماعت کے لئے بے حد صدمہ ہے۔ ہمیں بھی بے حد صدمہ ہے۔ لیکن آپ کا صدمہ بے حد زیادہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ صبر کی توفیق دے۔"

مکرم محمد صادق صاحب نے امریکہ سے لکھا ہے:

"حقیقت یہ ہے کہ کسی کو کھو کر ہی اس کی حقیقی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ مجھے اسلام سے مشرف کرنے کا موجب حضور ہی کی ذات والا صفات تھی۔ کیونکہ حضور ہی نے اسلام کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی تھی۔ آج سے دس سال قبل میں دہریہ تھا لیکن حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے ذریعہ جو تبلیغ اسلام ساری دنیا میں ہوئی ہے اور جس جس رنگ میں اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس نے مجھے اسلام قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ میں اس بات کا بھی اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام کو قبول کر لینا تو آسان ہے لیکن اس پر عمل پیرا ہونا اتنا آسان نہیں اگر میں نے اپنی زندگی کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے تو یہ بھی حضور ہی کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ حضور کی روح پرور تفاسیر نے ہمیں بہت فائدہ دیا ہے۔"

ماہنامہ تحریک جدید

اگر جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ کو "ماہنامہ تحریک جدید" دسمبر کا شمارہ حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ تو آپ ہمیں اطلاع دیجئے۔ ہم انشاء اللہ بلا تاخیر آپ کو مطلوبہ تعداد میں پرچہ ارسال کر دیں گے۔

غیر از جماعت دوستوں میں تقسیم کے لئے یہ پرچہ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

(مینیجنگ ایڈیٹر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والدین جو ضعیف العمر ہیں اکثر بیمار رہتے ہیں۔ بزرگوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (والدہ زرتشت میر خان دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ خاکسار کے داماد چوہدری عبد الکریم خان صاحب ڈکاکہ گڑھی (مربی سلسلہ سمندری ضلع لائلپور) عرصہ تقریباً دو ماہ سے شدید سردرد اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد الدین ہیڈ ماسٹر حیدری محلہ گوجرہ۔ ضلع لائلپور)

۳۔ میری بچی بیگم عبد الستار خان صاحب لاہور میں بیمار ہے اور میو ہسپتال میں داخل ہے۔ درخواست دعا ہے۔

(میاں خیر محمد قائمقام امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں)

۴۔ میں عرصہ سے بیمار ہوں۔ رسولی کا اپریشن ہوا تھا۔ لیکن ٹھیک نہیں ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرمائے اور اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔ (سعیدہ اختر قلعہ صوبا سنگھ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پنوم پنہ - ۲۹ دسمبر۔ کمبوڈیا کے سربراہ مملکت شہزادہ سہانوک نے کہا ہے کہ کمبوڈیا کے دوست بہت طاقتور ہے اور اگر امریکہ نے کمبوڈیا پر حملہ کرنے کی حماقت کی تو اسکے تمام جارحانہ عزائم خاک میں ملا دیئے جائیں - انہوں نے قومی کانگریس کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ کمبوڈیا کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہو گیا ہے کہ امریکہ ویٹ نام کی جنگ کو بڑھانا چاہتا ہے اور امریکی اور جنوبی ویٹ نام کی فوجوں کو کمبوڈیا کے علاقہ میں داخل ہونے کا حکم دیا جا چکا ہے۔ ادھر چین نے دھمکی دی ہے کہ اگر کمبوڈیا پر حملہ کیا گیا تو چینی فوجوں کو بھی کمبوڈیا میں اتار دیا جائے گا۔

شہزادہ سہانوک نے بتایا کہ امریکہ نے یہ بہانا تراشا ہے کہ امریکہ اور جنوبی ویٹ نام کی فوجیں ویٹ کانگ گوریلوں اور شمالی ویٹ نام کی فوجوں کا قلع قمع کرنے کے لئے کمبوڈیا میں داخل کی جائیں گی اور وہ دانستہ طور پر کمبوڈیا کو نقصان نہیں پہنچائیں گی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ امریکہ کسی بھی ملک کی علاقائی حدود آزادی اور خود مختاری کا احترام نہیں کرتا۔ انھوں نے خبردار کیا کہ اگر امریکہ یا جنوبی ویٹ نام کی فوجیں کمبوڈیا میں داخل ہوئیں تو ہم اس اقدام کو اپنے خلاف جارحانہ کارروائی تصور کریں گے۔ ہماری غیر جانبداری کی پالیسی برقرار نہیں رہ سکے گی۔ اور ہم اپنے دوستوں کی امداد سے جارحیت کو ہمیشہ کے لئے کچل دیں گے۔

واشنگٹن :- ۲۹ دسمبر ویٹ کانگ گوریلوں کی قید سے رہا ہونے والے دو امریکی سارجنٹوں کے خلاف دشمن کے ساتھ ساز باز کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

انہیں دو سال قبل کمیونسٹ گوریلوں نے گرفتار کر لیا تھا گزشتہ ماہ گوریلوں نے انہیں خود بخود رہا کر دیا۔ رہائی کے بعد انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکہ ویٹ نام میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا انہوں نے ویٹ نام کی جنگ بند کرانے کے لئے مہم چلانے کا بھی اعلان کیا تھا

بنکاک ۲۹ دسمبر۔ تھائی لینڈ میں مسلح بغاوت کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ تھائی لینڈ کی پولیس نے انکشاف کیا ہے کہ شمال مشرقی تھائی لینڈ میں مسلح کمیونسٹ گوریلے جمع ہو رہے ہیں انھوں نے پوپھان کی پہاڑیوں میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے اور وہ آئندہ چند ہفتوں تک حکومت کے خلاف گوریلا جنگ شروع کر دیں گے۔ پولیس کی اطلاع کے مطابق گوریلوں کو کمیونسٹ ملکوں سے امداد ملتی ہے اور شمالی تھائی لینڈ میں تقریباً ایک ہزار تربیت یافتہ اور کیل کانٹے سے لیس گوریلے موجود ہیں۔

تھائی لینڈ کی وزارت داخلہ کے مطابق شمالی تھائی لینڈ میں تقریباً ۶۰ ہزار ویٹ نامی پناہ گزین آباد ہیں۔ امریکہ اور تھائی لینڈ کی حکومتوں نے ان کی آبادکاری پر خطیر رقوم خرچ کیں۔ اب یہی ویٹ نامی پناہ گزین گوریلوں کو امداد دیتے اور ان کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ تھائی لینڈ کی پولیس نے مشکوک ویٹ نامی پناہ گزینوں کی فہرستیں تیار کی ہیں اور انہیں ویٹ نام واپس بھیجنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے

بیروت ۲۹ دسمبر۔ یمن میں خانہ جنگی شروع ہونے کا دوبارہ شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ مکہ ریڈیو نے امام محمد البدر کا ایک بیان نشر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہراض میں یمن کی جمہوری حکومت اور شاہ پسندوں کے نمائندوں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی ناکام ہو چکی ہے۔ تمام حامیوں نے مورچے سنبھال لئے ہیں اور وہ کسی بھی وقت جمہوری حکومت کے خلاف دوبارہ جنگی کارروائیاں شروع کر دیں گے۔

شکاگو :- ۲۹ دسمبر۔ کرسمس کے موقعہ پر امریکہ میں ٹریفک کے حادثات میں مجموعی طور پر ۷۱۲ افراد ہلاک ہوئے اس سے قبل کبھی امریکہ میں ٹریفک حادثات سے کرسمس کے موقع پر اتنی اموات نہیں ہوئی تھیں۔

ہانگ کانگ :- ۲۹ دسمبر شمالی ویٹ نام کے اخبارات نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی طیاروں نے جنوبی ویٹ نام میں فصلوں کو تباہ کرنے کے لئے زہریلی گیسیں استعمال کی ہیں اور امریکی طیاروں کی بمباری سے جنوبی اور شمالی ویٹ نام میں لاکھوں افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں اخبارات نے صدر جانسن کے اس دعویٰ کو بے بنیاد بتایا کہ امریکہ ویٹ نام کا مسئلہ پر امن طریقے سے طے کرنا چاہتا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار

تفسیر القرآن انگریزی

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار تفسیر القرآن انگریزی کی پہلی جلد جو کئی سال سے نایاب تھی دوبارہ شائع ہو گئی ہے۔ نیز مندرجہ ذیل جلدیں بھی مل سکتی ہیں۔ دوست انہیں حاصل کر کے قرآنی معارف سے فائدہ اٹھائیں۔

۱۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد اول حصہ اول قیمت ... ۲۲ روپے
۲۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد اول حصہ دوم قیمت ... ۲۵ روپے
۳۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد دوم حصہ دوم قیمت ... ۲۲ روپے
۴۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد سوم آخری پانچ پارے ... ۱۵ روپے

انگریزی اور اردو میں دیگر اسلامی کتب بھی ہم سے مل سکتی ہیں

المشتہر :- اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ لاہور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ ۶۵ء کے بعد مورخہ ۲۲ دسمبر ۶۵ء سے باقاعدہ بلا ناغہ الفضل تقسیم ہو رہا ہے۔

جن احباب کو پرچہ نہیں مل رہا وہ اپنے ہاکر سے طلب فرمائیں بصورت دیگر خاکسار کو اطلاع دیں۔

ماسٹر محمد ابراہیم نگران ایجنسی الفضل لاہور۔

بحوالہ شافی

گردے اور پتے کی تکالیف

کے لئے

"COLIC CURE"

کالک کیور اکسیر ہے

بفضلہ تعالیٰ چند خوراکوں سے درد رک جاتی ہے اور اگر پتھری وغیرہ ہو تو عموماً ایک کورس کے استعمال سے تحلیل ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔ ربوہ و لاہور اور بیرون جات کے کئی مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی کورس دس روپے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی لاہور و ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

خصوصی ہیرے

و دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند جدید قسم کے زیورات ہم سے دستیاب ہیں!

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۶۲۳

روزہ انسان کی نجات کا موجب اور خود اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے

اس کے نتیجہ میں اس کے اندر روحانی قابلیت پیدا ہوتی ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی عظیم الشان برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"روزہ خود انسان کی نجات کا موجب اور خود اس کے اپنے فائدے کے لئے ہے۔ یہی نہیں کہ اس سے انسان اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی وجہ سے اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اس کے اندر ایسی قابلیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو اسے خدا تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہیں، پھر جسمانی طور پر بھی اس میں فوائد ہیں۔ انسان کو دنیوی لذائذ سے بچنے کا موقعہ ملتا ہے گویا یہ ایک قسم کی چلّہ کشی ہوتی ہے۔ انسان عموماً تیس دن چلّہ کشی کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ایک حد تک لذائذ سے روکتا ہے۔ اس سے اس میں روحانی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کے لئے حکم ہے کہ وہ اخلاق الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرے جیسا کہ فرمایا

تخلقوا باخلاق اللہ

اور روزہ رکھنے سے ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کھانے پینے سے کلی طور پر منزّہ ہے لیکن انسان چونکہ کلی طور پر کھانا پینا ترک نہیں کر سکتا اس لئے روزہ سے اسے اس حد تک اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے جس حد تک اس کے لئے ممکن ہے گویا ان دنوں میں انسان ایک رنگ میں ملائکہ سے مشابہ ہوتا ہے جو مادی غذاؤں سے پاک ہیں اور ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے جو کھانے پینے سے بالکل پاک ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ روحانی وجود بھی غذا کے ایسے ہی محتاج ہوتے ہیں جیسے جسمانی۔ کیونکہ اگر وہاں غذا ضروری نہ ہوتی تو جنت میں غذاؤں کا کیوں ذکر آتا جہاں صرف روحیں ہی جائیں گی ملائکہ بھی غذا کھاتے ہیں مگر اور قسم کی غرضکہ دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا ذرہ اور مرکب سے مرکب چیز بھی اپنے رنگ کی غذا کی محتاج ہے اور تمام مادی اور روحانی اشیاء کے لئے خوراک ضروری ہے لیکن دونوں کی غذا میں فرق ہوتا ہے غذا سے بالکل پاک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ باقی چیزیں۔ جن۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمین۔ زندے مردے۔ سب غذاؤں کے محتاج ہیں لیکن ہر ایک کی غذا الگ الگ ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو غذا کی محتاج نہیں کیونکہ اسے فنا نہیں ہر فنا ہونے والے کے لئے بدل مایتحلل ضروری ہوتا ہے تو روزہ کے دنوں میں غذا سے ایک حد تک اجتناب اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر دیتا ہے غذا کم ہونے سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے۔ روحانی وجودوں کی غذائیں چونکہ لطیف تر ہوتی ہیں اس لئے وہ رویت الٰہی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رویت الٰہی کامل مرنے کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہاں غذا لطیف ہو گی جس سے روحانی بصیرت بڑھ جاتی ہے ملائکہ کی جسمانی آنکھیں نہیں ہوتیں بلکہ ان کی روحانی بینائی انسان کی نسبت بہت تیز ہوتی ہے تو رمضان سے انسان کی روحانی تربیت مکمل ہوتی ہے جس سے اس کی روحانی بصیرت تیز ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جن کو وہ رمضان کے بغیر نہیں کر سکتا تھا۔ رمضان ہی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے اگر میرے بندے سوال کریں خدا کہاں ہے تو کہہ دے میں قریب ہی ہوں۔ یوں تو ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور پھر جو بندہ اسے پکارتا ہے وہ قبولیت سے پہلے ہی مانتا ہے پھر یہاں سائلت کا کیا مطلب ہوا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب میرا بندہ رمضان کے متعلق سوال کرتا ہے کہ روزے سے خدا کی رضا کس طرح حاصل ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ روزے سے انسان خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے جس کی ظاہر صورت یہ ہے کہ روزہ دار کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں

اجیب دعوۃ الداعین

نہیں فرمایا بلکہ صرف الداع فرمایا جس کے معنے ہیں کہ ہر پکارنے والے کی نہیں بلکہ روزہ دار پکارنے والے کی دعا سنی جاتی ہے۔

پس رمضان کی ایک برکت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے دوسرے خدا تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں"

(الفضل ۱۹ اگست ۱۹۴۵ء)

صدر ایوب، شاہ ظاہر شاہ کی دعوت پر افغانستان کا دورہ کریں گے

تاشقند کانفرنس کے لئے پاکستانی وفد کا اعلان کر دیا گیا

اسلام آباد ۱۷ دسمبر۔ کل یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ صدر محمد ایوب خان افغانستان کا سرکاری دورہ کریں گے انہیں شاہ ظاہر شاہ نے کابل آنے کی دعوت دی ہے۔ صدر کا یہ دورہ دو دن کا ہو گا۔ وہ یکم جنوری کو اپنے نئے سال کے پہلے غیر ملکی سفر پر روانہ ہوں گے۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق، وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد، صدر کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر ایس ایم یوسف اور وزارت اطلاعات کے سیکرٹری مسٹر الطاف گوہر صدر کے ہمراہ جائیں گے۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شاہ ظاہر شاہ نے صدر ایوب کو اس دورہ کی دعوت دی تھی اور صدر نے اسے منظور کر لیا۔ صدر ایوب تاشقند جاتے ہوئے کابل پہنچیں گے اور وہاں دو دن ٹھہریں گے۔ صدر برطانیہ، امریکہ، مغربی جرمنی، ایران اور ترکی کا دورہ کرنے کے بعد حال ہی میں وطن واپس پہنچے ہیں کابل میں صدر شاہ افغانستان اور وزیر اعظم مسٹر ہاشم میوندوال سے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کریں گے۔

افغانستان کا دورہ ختم کر کے صدر واپس پشاور آئیں گے کیونکہ کابل میں جیٹ طیارے نہیں اتر سکتے اور پشاور سے جیٹ طیارے میں تاشقند روانہ ہوں گے جہاں وہ وزیر اعظم شاستری سے مسئلہ کشمیر اور دیگر امور پر بات چیت کریں گے تاشقند کانفرنس کے بارے میں کوئی ایجنڈا جاری نہیں کیا گیا۔ اس امر کا امکان ہے کہ یہ بات چیت کوئی ایک ہفتہ جاری رہے گی۔

تاشقند کے مذاکرات میں شرکت کے لئے صدر ایوب کے ہمراہ جو وفد جائے گا اس کے ناموں کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ وفد میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہوں گے۔

مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، مرکزی وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق سیکرٹری خارجہ مسٹر عزیز احمد، روس میں پاکستان کے سفیر مسٹر اقبال اطہر صدر کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر ایس ایم یوسف سیکرٹری اطلاعات مسٹر الطاف گوہر، بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ارشد حسین۔ مسٹر ایوب اعوان۔ پی آئی اے کے صدر ایئر مارشل اصغر خان، میجر جنرل شیر بہادر۔ ڈائرکٹر جنرل وزارت خارجہ مسٹر ایم اے علوی۔ وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر ایم اے بھٹی۔ مسٹر اقبال اخوند، مسٹر قیصر رشید اور پاکستان آرمی کے لفٹنٹ کرنل سرفراز خان۔

پاکستانی فوج کا ہر جوان ہیرو ہے: جنرل موسیٰ

ملک کی حفاظت کرنے سے بڑا اور کوئی اعزاز نہیں ہو سکتا

راولپنڈی ۱۷ دسمبر۔ پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کل کھیم کرن سیکٹر میں فوج کے ۱۲۷ افسروں اور جوانوں کو شجاعت و دلیری کے اعزازات پیش کئے۔ ایک افسر کو ہلال جرأت، چودہ کو ستارۂ جرأت اور بارہ کو تمغۂ جرأت پیش کئے گئے۔

اس سادہ مگر پر وقار تقریب میں افسروں اور جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے جنرل موسیٰ نے کہا کہ ہماری فوج کا ہر افسر اور ہر جوان ہیرو ہے۔ اس لئے یہ بہت مشکل کام ہے کہ کس کو اعزاز دیا جائے اور کس کو اعزاز نہ دیا جائے۔

انہوں نے کہا انسان ہونے کی حیثیت سے ہو سکتا ہے کہ ہم نے آپ میں سے بعض لوگوں کے مجاہدانہ اور سرفروشانہ کارناموں کا صحیح طور پر اندازہ کرنے میں غلطی کی ہو۔ لیکن ایک بات بالکل یقینی ہے اور اس میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ نہیں۔ اور وہ یہ کہ آپ میں سے ہر ہر فرد دلیری اور شجاعت کا پیکر ہے آپ اپنے وطن کی حفاظت کے لئے ایک متحد اور منظم ٹیم کی طرح لڑے آپ نے اعزازات کی خاطر اپنی جان خطرہ میں نہیں ڈالی بلکہ اپنا مقدس فرض سمجھ کر آپ جان ہتھیلی پر لے کر میدان جنگ میں نکلے۔ آپ نے کامیابی سے ملک کی حفاظت کی اور ملک کی حفاظت کرنے سے بڑا اور کوئی اعزاز نہیں ہو سکتا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷